ISSN 2518-9719

اِمتزاج

شمارہ : ۳

جنوری۔جون ۲۰۱۵ء

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد (شاداب احسانی)

شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی

ویب گاہ:www.urduku.edu.pk

برقی ڈاک:imtezaajurdu@gmail.com

اِمتزاج

شمارہ: ۳، جنوری۔ جون ۲۰۱۵ء
شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی

مجلسِ ادارت

سرپرست

پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر (شیخ الجامعہ)

مدیرِ اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد (شاداب احسانی) (صدر نشین)

مدیران

پروفیسر ڈاکٹر عظمیٰ فرمان
پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس
ڈاکٹر رؤف پاریکھ

مجلسِ مشاورت

بین الاقوامی

ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی (بھارت)
ڈاکٹر معین الدین جنابڑے (بھارت)
ڈاکٹر خلیل طوق اَر (ترکی)
سویامانے (جاپان)
ڈاکٹر قاضی عبیدالرحمن ہاشمی (بھارت)
ڈاکٹر محمد ابراہیم السیّد (مصر)
ڈاکٹر علی بیات (ایران)
درمش بلگر (ترکی)
ڈاکٹر ہینز ورنر ویسلر (سویڈن)
صلاح الدین امین (ماسی موبون) (اٹلی)
ڈاکٹر خواجہ محمد اکرام الدین (بھارت)
ڈاکٹر سہیل عباس خان (جاپان)

قومی

ڈاکٹر پیرزادہ قاسم (کراچی)
احفاظ الرحمٰن (کراچی)
ڈاکٹر جاوید اقبال (حیدرآباد)
ڈاکٹر یوسف خشک (خیرپور)
ڈاکٹر محمد کامران (لاہور)
ڈاکٹر قاضی عابد (ملتان)
ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر (اسلام آباد)
ڈاکٹر عزیز ابن الحسن (اسلام آباد)
ڈاکٹر افتخار شفیع (کراچی)
ڈاکٹر آصف اعوان (فیصل آباد)
ڈاکٹر سیّد عامر سہیل (سرگودھا)
ڈاکٹر محمد سلمان (پشاور)
ڈاکٹر خالد خٹک (کوئٹہ)

قیمت: ۴۰۰ روپے، بیرون ملک ۱۰ امریکی ڈالر کے مساوی (بہ شمول ڈاک خرچ)

مدیرِ اعلیٰ 'امتزاج' نے ناشر اُردو اشاعت گھر، واحد پرنٹنگ پریس، اُردو بازار، کراچی سے چھپوا کر شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی سے جاری کیا۔

فہرست

	اِداریہ	ذوالقرنین احمد (شادابؔ احسانی)	۵
۱۔	شبلی نعمانی کی غیر مدوّن پہلی تقریر	اصغر عباس	۷
۲۔	امیر مینائی کے غیر مطبوعہ اُردو قصائد (ایک تحقیقی مطالعہ)	صدف تبسّم	۱۴
۳۔	دبستانِ کراچی کی غزل میں نئے ادبی رُجحانات اور عصری حسّیت	محمد احمد علی	۵۱
۴۔	''ضیاء النبی'' کے تناظر میں محاورہ اور مرادی معنی	محمد رفیع ازہر	۶۷
۵۔	''رانی کیتکی کی کہانی'' کا مابعد الطبیعیاتی مطالعہ	محمد رفیق الاسلام	۸۷
۶۔	ملّی شاعری میں نعتیہ عناصر (سقوطِ ڈھاکا کے تناظر میں)	محمد طاہر قریشی	۹۴
۷۔	اکیسویں صدی میں اُردو زبان و ادب کے خدوخال	شاداب احسانی	۱۴۹
۸۔	نوادرات	ادارہ	۱۵۷

اِس شمارے کے مقالہ نگار

(بترتیبِ حروفِ تہجی)

اصغر عباس	سابق صدر شعبۂ اُردو، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ، ہندوستان
صدف تبسم	ریسرچ اسکالر، شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی
محمد احمد علی	ریسرچ اسکالر، شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی
محمد رفیع ازہر	ریسرچ اسکالر، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، کراچی
محمد رفیق الاسلام	استاد، شعبۂ اُردو، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، بہاولپور
محمد طاہر قریشی	استاد، ڈی جے سائنس کالج، کراچی
شاداب احسانی	پروفیسر، شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی

اِداریہ

''امتزاج'' کا تیسرا شمارہ آپ کے ذوقِ مطالعہ کی نذر ہے۔'' گیسوئے اُردو ابھی منّت پذیرِ شانہ ہے'' سے بات آگے بڑھ چکی ہے۔ دورِ ایّوبی میں امتحانات کے جوابات کے لیے اُردو زبان کو بھی انگریزی کے ساتھ اپنایا گیا تھا۔ سائنس کی تعلیم ہو کہ کامرس کی، پاکستان کے جملہ تعلیمی بورڈز ہوں کہ جامعات، اُردو زبان میں جوابات تحریر کیے جا سکتے ہیں، کا حکم نامہ صادر کیا گیا تھا۔ اُردو زبان کے اس فروغ کے لیے ڈاکٹر سیّد عبداللہ، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی اور ڈاکٹر فرمان فتح پوری جیسے اکابر نے عوام الناس کے دیرینہ مطالبے کو یقینی بنانے میں نہایت موثر کردار اَدا کیا۔

جامعہ کراچی میں شیخ الجامعہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اور پروفیسر ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (صدر شعبۂ اُردو و رئیس کلیہ فنون) کی مساعی سے گریجویشن کی سطح پر تمام کلیہ جات کے لیے اُردو زبان وادب کو لازمی قرار دیا گیا۔ یہ سلسلہ سال ہا سال جاری رہا، بعد ازاں اعلیٰ تعلیمی کمیشن کے غلغلے میں ناعاقبت اندیش اُردو زبان وادب کے سرخیلوں کی معیّت میں اُردو کو کالج کی سطح پر کامرس کے نصاب سے خارج کر دیا گیا۔ اس اخراج سے اُردو میڈیم طلباء کا خاطر خواہ نقصان ہوا۔ نتائج گھٹ کر آٹھ یا نو فیصد پر آ گئے۔ خارج کرنے والوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ کامرس (تجارت) کے نقطۂ نظر سے بھی پاکستان میں مارکیٹنگ اُردو زبان کے بغیر ممکن نہیں۔ اور ذرا تاریخ کا مطالعہ کر لیتے تو اندازہ ہوتا کہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے تاجر اُردو سیکھے بغیر نہ تجارت کر سکتے تھے اور نہ ہندوستان پر غلبہ حاصل کر سکتے تھے۔ بارہ برس تک اُردو زبان کامرس کے نصاب سے باہر رہی۔ خاکسار جب شعبے کا صدر مقرر ہوا تو مجلسِ نصاب کے پہلے ہی اجلاس میں اس دیرینہ مسئلے پر متفقہ قرارداد منظور کرائی۔ کلیۂ فنون کے جملہ اراکین نے کامرس کے نصاب میں اُردو زبان کی شمولیت کی حمایت کی۔ کالج کے بعض اساتذہ اور کلیۂ تجارت کی مخالفت کے باوجود اکیڈمک کونسل کے جملہ اراکین نے اس قرارداد کو منظور فرمایا اور شیخ الجامعہ محترم ومکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر نے حکم صادر کیا کہ بی۔کام میں اُردو کے پرچے کا امتحان ۲۰۱۵ء کے امتحانات کے ساتھ منعقد ہوگا۔ خاکسار کو اطمینان ہوا کہ جمہوریت کے زمانے میں جامعہ کراچی نے جمہور کا ساتھ دیا۔ رجسٹرار اور شعبۂ امتحانات نے حکم نامے جاری کر دیے۔ اُمید ہے کہ یہ کارِ جمہور بہ حُسن وخوبی انجام پذیر ہوگا۔ اس سلسلے میں وزیر اعظم پاکستان اور صدرِ پاکستان سے گزارش ہے کہ وہ پورے ملک میں گریجویشن کی سطح پر اُردو کو بطور لازمی مضمون پڑھانے کا حکم

صادر فرمائیں۔

پاکستان میں ادارہ برائے اعلیٰ تعلیم و تحقیق (ایچ ای سی) نے جامعات کے معیارات کو بڑھانے کا تہیّہ کیا ہوا ہے۔ ہر سال جامعات کو درجہ بندی کا مرحلہ درپیش ہوتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی ہی کو پاکستان کی مسلسل ترقی کا ضامن کہا جاتا ہے اور سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ اس بات کو قطعاً نظر انداز کر دیا گیا ہے کہ جہاں سماجی علوم کو اہمیت نہیں دی جائے گی وہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کا امکان بھی بعید از قیاس ہے۔ سماجی علوم کے فروغ میں زبان و ادب کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ عربوں کو بھی ترقی سماجی علوم کے ذریعے سماجی استحکام کے بعد نصیب ہوئی۔ یہی کچھ حال اہلِ فارس کا بھی رہا اور یہی کچھ احوال اکیسویں صدی کی دُنیا کا بھی ہے۔ جو خطّہ ترقی کرنا چاہتا ہے اسے سماجی علوم کے ذریعے خطّے کو مستحکم کرنا پڑتا ہے اور اس استحکام کے لیے زبان و ادب کو زینہ بنانا پڑتا ہے۔ پاکستان کے قیام میں اُردو زبان کو وہی اہمیت حاصل ہے کہ جو یورپین خطّوں کی زبانوں کو۔ پاکستان اور اُردو کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ لہٰذا اعلیٰ تعلیمی کمیشن کے اربابِ اختیار سے ملتمس ہوں کہ۔

"اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی"

پاکستانیت کے فروغ کے بغیر پاکستان کی ترقی کا خواب ایک ایسا خواب ہے کہ جس کی تعبیر کوئی نہیں۔ اس تعبیر کی ضمانت صرف اور صرف اُردو زبان ہے۔

اس شمارے میں سات مضامین شامل ہیں جو ہر اعتبار سے تحقیقی معیار پر پورا اُترتے ہیں۔ اہلِ قلم اور محققین کے تعاون پر شکر گزار ہوں نیز میرے تمام رفقائے کار بالخصوص پروفیسر ڈاکٹر تنظیم الفردوس اور ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی قدم قدم پر معاونت میری خوش نصیبی ہے۔ آخر میں مذکورہ تحقیقی مضامین کے لیے اشاعتی آراء سے نوازنے والے مبصّرین کی علمی و تحقیقی بصیرت کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر ذوالقرنین احمد (شادابؔ احسانی)
(مدیر اعلیٰ)